میت یا اس کی روح کا اس میں کچھ اختیار یا عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۔ پھر یہ نامکمل سی زندگی بھی ایسی ہے جس کا صحیح فہم ہمارے عقل و حواس سے ماوراء ہے۔ کیونکہ وہ عالم اور ہے اور یہ عالم اور۔ لہٰذا ان کی یہ زندگی بے کار ہے۔ نہ ہم انہیں کچھ سنا، یا بتلا سکتے ہیں۔ نہ وہ ہماری بات سن سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں کچھ سنا، یا بتلا سکتے ہیں یا جواب دے سکتے ہیں۔ تو پھر ان کی زندگی کا ہمیں کیا فائدہ یا نقصان ہے؟ ان کی اس زندگی میں اللہ تعالیٰ یا اس کے حکم سے فرشتے ہی انہیں کچھ سنا، یا وہ ان سے کچھ سن سکتے ہیں یا سوال و جواب کر سکتے ہیں۔ گویا اصل مسئلہ جو شرک کی بنیاد بنتا ہے وہ سماعِ موتیٰ کا ہے نہ کہ دنیوی قبر میں عذاب اور حیات فی القبر! —— لہٰذا ہماری گزارش ہے کہ آپ حضرات اپنی جملہ مساعی سماعِ موتیٰ کی تردید میں صرف کیجئے۔ ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

شعر و ادب

جناب اسرار احمد سہاوری

نعت

تیرے دیوانے جو طیبہ کی جناں سے گزرے
منزلِ شوق میں ہم سود و زیاں سے گزرے
کارواں تیرے تصور کا جو جاں سے گزرے
جو تیرے کوچۂ صد رشکِ جناں سے گزرے
جستجو میں کہیں منزل کا تصور بھی نہ تھا
لذتِ غم نے دیا خوب سہارا دل کو
کچھ خبر بھی ہے اسے دل کی ہمارے کہ نہیں
راہ و منزل کا کہاں ہوش تھا دیوانوں کو،

روحِ بیتاب پکاری "یہ کہاں سے گزرے"
عجب انداز میں عمرِ گزراں سے گزرے
دل کا آئینہ رخِ لالہ رخاں سے گزرے
وہ بصد ناز متاعِ دِگراں سے گزرے
راہ بنتی گئی دیوانے جہاں سے گزرے
بے نیازی سے جہانِ گزراں سے گزرے
جس مسیحا کے لیے منتِ جاں سے گزرے
نئے انداز سے گزرے ہیں جہاں سے گزرے

منتظر ہم ہیں سرِ راہِ غم اس کے اسرار
کاش وہ جانِ تمنا بھی یہاں سے گزرے